Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

Practical Suggestions Based on Islamic Teachings to Eliminate Economic Inequality in Pakistan

پاکستان میں اقتصادی عدم مساوات کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی عملی تجاویز

Hafiza Nazra
MS Scholar, Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: nazra67riaz@gmail.com

Muhammad Waheed U Zaman
Lecturer, Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: Waheed.zaman@superior.edu.pk

Abstract

Economic inequality remains one of the most pressing challenges in Pakistan, undermining social justice, national unity, and sustainable development. Despite being an Islamic Republic, where the principles of economic justice are deeply embedded in the Qur'an and Sunnah, Pakistan continues to struggle with wealth concentration, poverty, and lack of equitable opportunities. This study explores practical suggestions rooted in Islamic teachings to address and minimize economic disparity in the country. It highlights core principles such as Zakat, Ushr, Waqf, and prohibition of Riba (usury) as mechanisms for wealth redistribution and socio-economic balance. Moreover, it emphasizes the Islamic concept of brotherhood and social solidarity, which demands that wealth should not circulate only among the rich (Qur'an 59:7). The study also discusses the prophetic guidance on fair wages, honesty in trade, and prevention of hoarding and exploitation, all of which are critical for an equitable economy. Practical steps are proposed, including strengthening state institutions for transparent Zakat collection and distribution, encouraging revival of Waqf for public welfare, implementing Islamic microfinance models, and promoting corporate social responsibility in line with Shariah. In addition, educational reforms to inculcate Islamic values of moderation, contentment, and economic justice are suggested as long-term measures. By integrating these Islamic economic principles into policy and practice, Pakistan can

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

move towards reducing inequality, empowering marginalized communities, and achieving socio-economic harmony. This research concludes that true adherence to Islamic teachings provides not only spiritual guidance but also a practical roadmap for building an equitable and prosperous economy.

Keywords: Islamic Economics, Economic Inequality, Zakat, Waqf, Riba-Free Economy, Social Justice, Pakistan

تعارف و مفہوم:

الاقتصاد، قصد سے نکلا ہے اور قصد قصداً سے ہے جس کے معنی ہیں: کسی معاملے میں اعتدال و میانہ روی اختیار کرنا۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: "القصد: استقامة الطريق، يقال: قصدت قصده أي نحوت نحوه ومنه الاقتصاد"۔[1] ترجمہ: القصد کے معنی راستہ کا سیدھا ہونا ہے، کہا جاتا ہے کہ "قصدت قصدہ" یعنی میں نے اس کا قصد کیا اور سیدھا اس کی طرف گیا اور قصد سے ہی اقتصاد ہے۔ النہایۃ میں ہے: "القصد من الأمور والمعتدل الذي لا يميل إلى أحد طرفي التفريط والإفراط"[2] ترجمہ: قصد ان معتدل امور میں سے ہے جو کسی بھی افراط و تفریط کی حد سے نہ بڑھے۔

دور جدید میں اقتصادیات سے مراد:

دور جدید میں اقتصادیات سے مالی اور معاشی امور مراد لئے جاتے ہیں لہذا اصطلاحاً اقتصادیات سے مراد وہ علم ہوگا جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جاتی ہے۔[3] ہمارا موضوع چونکہ "**پاکستان میں اقتصادی عدم مساوات کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی عملی تجاویز**" ہے۔ اس لیے یہاں سے ہم عدم مساوات کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی عملی تجاویز پیش کریں۔

[1] -الاصفہانی، علامہ راغب ،مفردات الفاظ القرآن،ص:٦٧٢،دار القلم

[2] -ابن کثیر،امام مجددالدین ابی السعادات المبارک ، النہایہ فی غریب الحدیث والاثر،ج:٣،ص:٥٢٣ ،المکتبۃ العلمیہ

[3] -عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظم، ص:١٨، ادارہ المعارف کراچی ٢٠٠٥ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

زکوٰۃ وصدقات کا مؤثر وشفاف نظام:

اِسلام نے زکوٰۃ کی صورت میں اِجتماعی بھلائی اور معاشرتی فلاح وبہبود کا ایک جامع نظام اِنسانیت کو عطا کیا ہے۔ چونکہ اِسلام فرائض کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ نوافل پر بھی زور دیتا ہے تاکہ فرائض کی ادائیگی میں ہونے والے تسامحات کا اِزالہ ہو سکے۔ اِسی طرح فرض زکوٰۃ کے ساتھ نفلی صدقات وخیرات کی حد درجہ ترغیب بھی دی گئی تاکہ نہ صرف محنت ومشقت سے کمائے ہوئے مال ودولت کا حرص کم ہو بلکہ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا سمجھنے والی تربیت کا عملی نمونہ بھی معاشرے میں نظر آئے اور صاحبانِ ثروت ومتمول اَفراد زیادہ سے زیادہ اَفرادِ معاشرہ کی مالی معاونت کر کے اُن کی محرومیوں کا اِزالہ کریں۔ زکوٰۃ اور صدقات وخیرات صرف مالی قربانی کا نام نہیں بلکہ ایک جذبے کا نام ہے جسے بجا طور پر قربِ اِلٰہی اور رضاے مصطفیٰ ﷺ کا موجب قرار دیا گیا ہے۔

زکوٰۃ وصدقات کا نظام اسلام میں معاشرتی اور اقتصادی عدل قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں غربت، بے روزگاری اور عدم مساوات نمایاں مسائل ہیں، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ وصدقات کے مؤثر اور شفاف نظام کے لیے چند عملی تجاویز یہ ہیں:

- زکوٰۃ کو سرکاری اور غیر سرکاری دونوں سطحوں پر مؤثر اداروں کے ذریعے جمع کیا جائے۔
- قرآن میں بیان کردہ آٹھ مصارف کے مطابق فنڈز کی تقسیم کی جائے۔
- فقراء ومساکین کی فوری ضروریات (کھانا، کپڑا، علاج، تعلیم) کو اولین ترجیح دی جائے۔
- قرض داروں، یتیموں اور بے سہارا بیواؤں کے لیے خصوصی فنڈ قائم کیے جائیں۔
- صدقاتِ نافلہ اور خیرات کو صرف وقتی ضرورت کے بجائے پائیدار منصوبوں پر خرچ کیا جائے۔
- زکوٰۃ محض عارضی ریلیف کے بجائے غرباء کو مستقل روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر خرچ کی جائے۔
- یتیم بچوں کو تعلیم اور تربیت فراہم کر کے مستقبل میں انہیں معاشی طور پر خود کفیل بنایا جائے۔
- عوام میں زکوٰۃ وصدقات کی فرضیت اور اہمیت اجاگر کرنے کے لیے مساجد، مدارس اور میڈیا کا کردار بڑھایا جائے۔
- لوگوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی آمدنی کے علاوہ تجارت اور سرمایہ کاری پر بھی زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کریں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

یہ کہ اگر زکوٰۃ وصدقات کا نظام شفافیت، دیانت اور منصوبہ بندی کے ساتھ قائم کیا جائے تو یہ غربت کے خاتمے، مساوات کے قیام اور ایک اسلامی فلاحی ریاست کی تعمیر میں مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔

سود سے پاک مالی شمولیت وروزگار:

سود سے پاک مالی شمولیت کا مقصد معاشرے کے ہر طبقے کو بلا سود مالیاتی سہولیات فراہم کرنا اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے، جو اسلامی اصولوں پر مبنی معاشی نظام پر استوار ہو۔ اس میں مختلف ادارے جیسے اسلامی بینک، شراکت دارانہ مالیات، اور سودی قرضوں کے متبادل حل شامل ہیں جو حقیقی معاشی سرگرمیوں اور حقیقی خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے منافع کی تقسیم کرتے ہیں اس کے لیے جو ہمارے پاس عملی تجاویز ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- سود کو اسلام میں کبیرہ گناہ اور حرام قرار دیا گیا ہے، اس لیے سود سے پاک مالیاتی نظام نافذ کرنا ضروری ہے۔
- معاشرے کے تمام طبقات، خاص طور پر کم آمدنی والے افراد اور چھوٹے کاروباروں کو سودی قرضوں کے بوجھ سے نجات دلا کر انہیں مالیاتی نظام میں شامل کرنا۔
- ایسے مالیاتی آلات اور کاروباری ماڈلز متعارف کرانا جو حقیقی اقتصادی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دے کر روزگار کے مواقع پیدا کریں۔
- سودی نظام کے برعکس، یہ نظام حقیقی اثاثوں پر مبنی ہوتا ہے اور معاشی عدم استحکام کو کم کرتا ہے۔
- جب لوگ سودی قرضوں کے بوجھ سے آزاد ہوتے ہیں تو وہ اپنا کاروبار شروع کرنے یا اپنے موجودہ کاروبار کو وسعت دینے کے لیے آزاد ہوتے ہیں، جس سے روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔
- اسلامی مالیاتی ادارے حقیقی کاروباروں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جن کی وجہ سے نئے کارخانے اور صنعتیں قائم ہوتی ہیں، جس سے عوام کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔
- زکوٰۃ، صدقات، اور وقف جیسی اسلامی مالیاتی مصنوعات کو منظم کرنا تاکہ ضرورت مندوں کی مدد کی جا سکے۔

وراثت وخواتین کے مالی حقوق کی عملی ضمانت:

اسلام سے پہلے عورت میراث کے حق سے نہ صرف محروم تھی بلکہ خود ہی سامانِ میراث بنی ہوئی تھی۔اس کے برعکس اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کو وراثت کے مال میں حصّے دار ٹھہرایا ہے:"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ- وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا"[4] ترجمہ: مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔")۔زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچّوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے،اِس آیت میں اُس رسم کو باطل کیا گیا۔اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے دونوں میراث کے حقدار ہیں اور اس سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی اہمیت کا بھی پتا چلا۔[5] اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے وراثتی اور مالی حقوق کی عملی ضمانت کے لیے چند جامع اور قابل عمل تجاویز درج ذیل ہیں:

- دینی اور عصری تعلیمی نصاب میں وراثت کے قوانین اور خواتین کے مالی حقوق کے ابواب کو شامل کیا جائے۔
- مساجد، خطبات جمعہ، اور مدارس میں خواتین کے حقوق پر شعوری مہم چلائی جائے۔
- میڈیا پر آگاہی پروگرام نشر کیے جائیں تاکہ خواتین اور مرد اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے واقف ہوں۔
- خواتین کے وراثتی حصے میں غصب یا رکاوٹ ڈالنے والوں کے لیے سخت قانونی سزائیں مقرر کی جائیں۔
- نادرا اور رجسٹریشن سسٹم میں ایسی شق رکھی جائے کہ جائیداد کی منتقلی کے وقت خواتین کے حصے کو لازمی شمار کیا جائے۔
- خاندان کے بڑے اور علماء خواتین کے حقِ وراثت اور مالی حقوق کو نظر انداز نہ کرنے کی اصلاحی تحریک چلائیں۔
- وراثت کی تقسیم کے وقت خواتین پر دباؤ ڈال کر حصہ چھوڑنے کی رواجی رسم کو ختم کرنے کے لیے اجتماعی طور پر شعور بیدار کیا جائے۔
- خواتین کو کاروباری تربیت اور چھوٹے قرضوں کی سہولت دی جائے تاکہ وہ اپنی وراثتی دولت کو مزید ترقی دے سکیں۔
- وقف، بیت المال اور زکوٰۃ فنڈز سے خواتین کے لیے خصوصی سماجی و معاشی منصوبے تشکیل دیے جائیں۔

نظام ٹیکس اور انصاف:

کسی بھی مملکت یا ریاست کے انتظامی امور چلانے کے لیے، مستحقین کی امداد، سڑکوں، پلوں اور تعلیمی اداروں کی تعمیر، بڑی نہروں کا انتظام، سرحد کی

[4] -النساء: ۴

[5] -عطاری، مفتی محمد قاسم، صراط الجنان، ج: ۲، ص: ۱۴۹، مکتبۃ المدینہ، (دعوت اسلامی)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

حفاظت کا انتظام، فوجیوں اور سرکاری ملازمین کو مشاہرہ دینے کے لیے اور دیگر ہمہ جہت جائز اخراجات کو پورا کرنے کے لیے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے اور ان وسائل کو پورا کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ، خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک عہد اور ان کے بعد کے روشن دور میں بیت المال کا ایک مربوط نظام قائم تھا اور اس میں مختلف قسم کے اموال جمع کیے جاتے تھے، مثلاً:

1. **خمسِ غنائم:** یعنی جو مال کفار سے بذریعہ جنگ حاصل ہو اس کے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کرنے کے بعد باقی پانچواں حصہ۔
2. **مالِ فے:** یعنی وہ مال جو بغیر کسی مسلح جدوجہد کے حاصل ہو۔
3. **خمسِ معادن:** یعنی مختلف قسم کی کانوں سے نکلنے والی اشیاء میں سے پانچواں حصہ۔
4. **خمسِ رکاز:** یعنی جو قدیم خزانہ کسی زمین سے برآمد ہو، اس کا بھی پانچواں حصہ۔
5. **ضوائع:** یعنی لاوارث مال، لاوارث شخص کی میراث وغیرہ۔[6]
6. **جزیہ/خراج:** غیر مسلموں کی زمینوں سے حاصل شدہ خراج اور ان کا جزیہ اور ان سے حاصل شدہ تجارتی ٹیکس اور وہ اموال جو غیر مسلموں سے ان کی رضامندی کے ساتھ مصالحانہ طور پر حاصل ہوں۔

لیکن آج کے دور میں جب کہ یہ اسباب و وسائل ناپید ہو گئے ہیں تو ان ضروریات اور اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس کا نظام قائم کیا گیا۔ کیوں کہ اگر حکومت ٹیکس نہ لے تو فلاحی مملکت کا سارا نظام خطرہ میں پڑ جائے گا۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ مروجہ ٹیکس کے نظام میں کئی خرابیاں ہیں، سب سے اہم یہ ہے کہ ٹیکس کی شرح بعض مرتبہ نامنصفانہ بلکہ ظالمانہ ہوتی ہے اور یہ کہ وصولی کے بعد بے جا اسراف اور غیر مصرف میں ٹیکس کو خرچ کیا جاتا ہے، لیکن بہر حال ٹیکس کے بہت سے جائز مصارف بھی ہیں۔ اس لیے امورِ مملکت کو چلانے کی خاطر حکومت کے لیے بقدرِ ضرورت اور رعایا کی حیثیت کو مدِّ نظر رکھ کر ٹیکس لینے کی گنجائش نکلتی ہے۔ اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر حکومت کے جائز مصارف دیگر ذرائعِ آمدنی سے پورے نہیں ہوتے۔ تو چند شرائط کے ساتھ حکومت کو اپنے مصارف پورا کرنے کے لیے ٹیکس لینے کی اجازت ہو گی:

1. بقدرِ ضرورت ہی ٹیکس لگایا جائے۔
2. لوگوں کے لیے قابلِ برداشت ہو۔

[6] ۔ عظمیٰ، مفتی امجد علی، بہار شریعت ج: ۱، ص ۸۷۷، المدینہ العلمیہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

3. وصولی کا طریقہ مناسب ہو۔
4. ٹیکس کی رقم کو ملک وملت کی واقعی ضرورتوں اور مصلحتوں پر صرف کیا جائے۔

جس ٹیکس میں مندرجہ بالا شرائط کا لحاظ نہ کیا جاتا ہو تو حکومت کے لیے ایسا ٹیکس لینا جائز نہیں اس کی چند عملی تجاویز یہاں درج زیل ہیں:

- اسلام نے زکوٰۃ، عشر، صدقات اور جزیہ جیسے مالیاتی نظام متعارف کروائے تاکہ دولت کی منصفانہ تقسیم ہو۔
- زکوٰۃ کو مرکزی سطح پر لازمی اور شفاف طریقے سے جمع کیا جائے۔
- ریاست کے دیگر ٹیکس زکوٰۃ کے متوازی نہیں بلکہ تکمیلی ہوں، یعنی صرف وہ ٹیکس لگائے جائیں جو حقیقی عوامی ضرورت کے تحت ہوں۔
- امیر اور غریب پر یکساں شرح ٹیکس عائد نہ کیا جائے بلکہ آمدنی کے تناسب سے بوجھ تقسیم ہو۔
- بیت المال کے تصور کے مطابق ریاست اس رقم کو تعلیم، صحت، غربت مٹانے اور بنیادی ڈھانچے پر خرچ کرے، حکمرانوں کے عیش و عشرت پر نہیں۔
- سودی اداروں، حرام کاروبار اور ناجائز آمدنی پر سخت مالی جرمانے اور ٹیکس عائد ہوں تاکہ معیشت پاکیزہ ہو۔
- غریب، معذور اور یتیم طبقہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہو، جبکہ چھوٹے کاروبار کو ابتدائی سہولت دی جائے تاکہ وہ ترقی کر سکیں۔
- قانون کے سامنے سب برابر ہو۔ امیر و غریب، حکمران و عوام سب کے لیے ایک جیسا قانون نافذ ہو۔
- سفارش، رشوت اور سیاسی دباؤ کے دروازے بند کیے جائیں۔
- عدالتوں میں مقدمات برسوں تک نہ لٹکیں بلکہ تیز اور عادلانہ فیصلے ہوں۔
- صرف سزا دینے کے بجائے مجرم کے اسباب کا علاج کیا جائے (غربت، جہالت، بے روزگاری) تاکہ جرائم کم ہوں۔
- عورت، مرد، اقلیت، معذور سب کے ساتھ عدل کیا جائے۔
- غیر مسلم شہریوں کے حقوق بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق محفوظ کیے جائیں۔
- غیر شفاف ٹیکس اور غیر عادلانہ تقسیم ہی معاشرتی بدامنی اور انصاف کی کمی کو جنم دیتی ہے، لہٰذا مالی نظام کو عدل پر قائم کرنا ضروری ہے۔
- عوام ٹیکس تب ہی خوشی سے دیں گے جب انہیں یقین ہو کہ انصاف سب کے لیے یکساں ہے اور وسائل ان ہی پر خرچ ہوتے ہیں۔

اسلام کا مقصد یہ ہے کہ ٹیکس کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم ہو اور انصاف کے ذریعے ہر شہری کو حق ملے۔ جب یہ دونوں اصول ساتھ ساتھ چلیں گے تو معاشرہ عدل و مساوات پر قائم ہوگا اور غربت، بدعنوانی اور ناانصافی ختم ہو گی۔

تعلیم، ہنر اور صحت، مساوات کی بنیاد:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

کامیاب معاشرے کی نشوونما، ترقی، فلاح بہبود کے لیے، عوام کی تعلیمی صحت اور جسمانی صحت کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ کیوں کہ جسمانی صحت اور جسمانی تعلیم وتربیت وقت کی ضرورت ہے۔ عوام کی جسمانی صحت، تعلیمی صحت کا بہترین نظام اور اُن کی بامقصد طرز زندگی کی رہنمائی کی ضرورت، طلباء و طلبات کی اخلاقی صلاحیتوں کو فروغ دینے سے ملک و معاشرے کے اقدار میں بہتری آتی ہے۔ تمام شہریوں کی علمی سرگرمیوں میں ان کی ذاتی قابلیت کو اسکول کے تعلیمی نساب میں شامل کرنے سے عوام کی آگہی اور ہنر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ صحت اور تعلیم کا نظام معاشرتی فلاح و بہبود اور ترقی کے بنیادی ڈھانچے ہیں۔ یہ دونوں نظام افراد کی جسمانی، ذہنی، اور سماجی ترقی کو یقینی بناتے ہیں اور ایک مضبوط، خوشحال اور باشعور معاشرے کی تشکیل میں مدد کرتے ہیں۔ قرآن پاک نے علم کو ہر مرد و عورت کے لیے لازمی قرار دیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ[7] یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔ اسی کی روشنی میں چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

- ریاست کو لازم ہے کہ تعلیم کو ہر طبقے کے لیے یکساں اور مفت فراہم کرے، چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔
- دیہی علاقوں میں اسکولوں کی فراہمی، اساتذہ کی تعیناتی اور جدید سہولتوں کو شہری معیار کے برابر کیا جائے۔
- لڑکیوں کے لیے علیحدہ اور محفوظ تعلیمی ادارے قائم ہوں تاکہ مساوات کے ساتھ ان کے حقوق محفوظ رہیں۔
- غریب اور نادار طبقات کے لیے فنی اداروں میں مفت داخلہ اور وظیفہ دیا جائے۔
- پردہ و عفت کے تقاضوں کے ساتھ خواتین کو بھی دستکاری، کمپیوٹر اور چھوٹے کاروبار کی تربیت دی جائے۔
- بنیادی صحت مراکز ہر شہری کو مفت علاج فراہم کریں، خاص طور پر غریب و دیہی طبقات کو۔

جاگیرداری اور زمین کی غیر مساوی تقسیم:

پاکستان میں جاگیردارانہ نظام اب بھی موجود ہے، جس میں بڑے زمین داروں کو زیادہ وسائل حاصل ہیں جبکہ چھوٹے کسان غربت کا شکار ہیں۔ جاگیرداری، ایک گہری جڑی ہوئی سماجی اور معاشی نظام نے پاکستان کو صدیوں سے دوچار کیا ہے۔ یہ نظام، جس میں چند مخصوص جاگیرداروں کا غلبہ ہے، جنہیں زمیندار کہا جاتا ہے، مقررہ زمینوں اور ان کے کرایہ داروں اور مزدوروں کی زندگیوں پر کنٹرول رکھتا ہے۔ اس کے نتیجے میں

[7] -ابن ماجہ،امام محمد بن یزید قزوینی،سنن ابن ماجہ، ج:۱ ،ص۱۴۶،الرقم الحدیث ۲۲۴،دار احیاء التراث العربی ،۲۰۰۲ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

طاقت کا عدم توازن سخت ہے، جاگیرداروں کے پاس بے پناہ کنٹرول ہے جب کہ باقی اکثر بہت کم یا کوئی خود مختاری کے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ یہ نظام استحصال، جبر اور عدم مساوات کو برقرار رکھتا ہے، جس کا خمیازہ غریب اور پسماندہ افراد کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس نظام کا مقابلہ کرنے کی عجلت سب سے اہم ہے۔ جاگیرداری اور زمین کی غیر مساوی تقسیم ایک بڑا سماجی و معاشی مسئلہ ہے جو معاشرے میں غربت، استحصال اور عدم مساوات کو جنم دیتا ہے۔ اسلام نے معاشی انصاف اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پر بہت زور دیا ہے تاکہ دولت اور زمین چند ہاتھوں میں محدود نہ رہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے درج ذیل عملی تجاویز پیش کی جاسکتی ہیں:

- بڑے بڑے جاگیرداروں کی غیر استعمال شدہ زمینیں کاشتکاروں یا بے زمین کسانوں کو فراہم کی جائیں۔
- حکومت "وقف زراعتی اراضی" قائم کرے تاکہ غریب کسان اجتماعی طور پر زمین کاشت کر سکیں۔
- جو زمین کئی سال سے بیکار پڑی ہے اسے حکومت بحقِ عوام ضبط کر کے کسانوں میں تقسیم کرے۔
- جو لوگ زمین آباد کریں انہیں مالی و فنی سہولت دی جائے۔
- زمین کی تقسیم وراثتی اصول کے مطابق لازمی کروائی جائے، تاکہ بڑے جاگیری نظام کے بجائے چھوٹے کاشتکار وجود میں آئیں۔
- جاگیردارانہ مزارعہ نظام ختم کر کے کسانوں کو آزادانہ کھیتی کے مواقع دیے جائیں۔
- ایک "زرعی بیت المال" قائم کیا جائے جس میں زمین سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک حصہ قومی بہبود کے لیے مختص ہو۔
- حکومت جاگیرداروں اور عوامی وسائل کے نگرانوں سے جواب دہی کا سخت نظام قائم کرے۔

اسلام نے زمین کی غیر مساوی تقسیم کو ناپسند کیا اور وسائل کو عوام میں منصفانہ بانٹنے کی تعلیم دی۔ جاگیرداری کے خاتمے کے لیے بیکار زمین کو آباد کرنے، وراثتی تقسیم پر عمل کرنے، مزارعوں کو حقوق دینے اور زراعتی بیت المال قائم کرنے جیسے عملی اقدامات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

صحت اور بنیادی سہولیات کی عدم مساوات:

شہری علاقوں میں صحت کی بہتر سہولیات دستیاب ہیں، جبکہ دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی قلت ہے۔ پاکستان میں صحت اور بنیادی سہولیات کی فراہمی میں بڑا طبقاتی فرق پایا جاتا ہے جو اقتصادی عدم مساوات کو بڑھاتا ہے۔ شہری علاقوں میں جدید ہسپتال، دیہی علاقوں میں بنیادی طبّی سہولیات بھی ناپید۔ امیر افراد مہنگے پرائیویٹ ہسپتالوں سے مستفید، غریب سرکاری ہسپتالوں میں لمبی قطاروں اور ناقص سہولیات کا شکار۔ غریب طبقے کے لیے مہنگی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

ادویات اور تشخیص تک رسائی مشکل۔ دیہی اور غریب علاقوں میں اموات کی شرح زیادہ۔ صحت اور بنیادی سہولیات کی عدم مساوات ہمارے معاشرے کے بڑے مسائل میں سے ایک ہے۔ اسلامی تعلیمات اس معاملے میں ہمیں عدل، مساوات اور خدمتِ خلق کی بنیاد پر ایسے اصول عطا کرتی ہیں جن پر عمل کر کے ہر فرد کو صحت اور بنیادی سہولتوں کا حق دیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عملی تجاویز درج کی جارہی ہیں:

- حکومت شہری اور دیہی علاقوں میں مساوی اسپتال اور بنیادی صحت مراکز قائم کرے۔
- مفت یا کم لاگت پر علاج کے لیے بیت المال کے نظام کو فعال بنایا جائے۔
- ہسپتالوں میں غریبوں کے لیے الگ فنڈ قائم کیا جائے۔
- صحت کارڈ یا قومی ہیلتھ انشورنس نظام سب کے لیے یکساں ہو۔
- دور دراز علاقوں میں ٹرانسپورٹ اور ایمبولینس سروس فراہم کی جائے تاکہ ہر مریض کو بروقت سہولت مل سکے۔
- شہری و دیہی علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے۔
- گندے پانی کے نکاس اور کچرے کے نظام کو شفاف بنایا جائے تاکہ امراض نہ پھیلیں۔
- حکومت، این جی اوز، مذہبی ادارے اور مخیر حضرات مل کر صحت و سہولیات کا نظام بہتر بنانے میں کردار ادا کریں۔
- مساجد کے ذریعے لوگوں کو صحت کے پیغامات پہنچائے جائیں۔

اسلامی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ صحت اور بنیادی سہولتیں ہر انسان کا حق ہیں۔ حکومت، مخیر حضرات اور عوام مل کر زکوٰۃ، بیت المال اور تعاون کے نظام کے ذریعے مساوات پر مبنی صحت اور بنیادی سہولیات فراہم کر سکتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

اسلامی تعلیمات معیشت میں توازن، عدل و مساوات، اور دولت کی منصفانہ تقسیم کو بنیادی اصول قرار دیتی ہیں۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی اقتصادی عدم مساوات کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ ان اصولوں کو عملاً نافذ کیا جائے۔ قرآن و سنت نے غربت کے خاتمے اور سماجی انصاف کے لیے واضح رہنمائی فراہم کی ہے، جس میں چند اہم پہلو یہ ہیں:

- زکوٰۃ اور صدقات کا نظام مؤثر بنانا تاکہ دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے اور غریب طبقہ اپنے بنیادی حقوق حاصل کر سکے۔
- سود سے پاک مالیاتی نظام قائم کرنا، کیونکہ سود غربت کو بڑھاتا اور دولت کے غیر منصفانہ ارتکاز کا باعث بنتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 28, 2025

- وقف اور بیت المال کا فعال کردار تاکہ تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کے منصوبے زیادہ منظم اور مستحکم بنیادوں پر آگے بڑھ سکیں۔
- عدل وانصاف پر مبنی معاشی پالیسیاں مرتب کرنا، جن میں ٹیکس کا منصفانہ نظام، کرپشن کا خاتمہ اور وسائل کی منصفانہ تقسیم شامل ہو۔
- روزگار کے مواقع میں اضافہ اور محنت کش طبقے کے حقوق کا تحفظ تاکہ ہر فرد اپنی محنت کے مطابق بہتر معیارِ زندگی پا سکے۔
- اخوت اور ایثار کا فروغ تاکہ اہلِ ثروت اپنی دولت کو سماجی بھلائی کے لیے خرچ کریں اور طبقاتی خلیج کم ہو۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پاکستان میں اقتصادی عدم مساوات کے خاتمے کے لیے صرف نظریاتی دعوے کافی نہیں، بلکہ ان اصولوں پر عملی نفاذ کی ضرورت ہے۔ اگر زکوٰۃ وصدقات کا نظام شفاف بنایا جائے، سودی معیشت سے نجات حاصل کی جائے، اور عدل وانصاف پر مبنی پالیسیاں اپنائی جائیں تو پاکستان ایک ایسی معیشت کی طرف بڑھ سکتا ہے جہاں دولت چند ہاتھوں میں محدود ہونے کے بجائے پورے معاشرے کی فلاح و بہبود کا ذریعہ بنے۔ یہی وہ اسلامی ماڈل ہے جو نہ صرف دنیاوی ترقی بلکہ اخروی فلاح کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔ عدل وانصاف کا قیام: اسلامی تعلیمات کا بنیادی اصول عدل ہے۔

مصادر و مراجع

- القرآن المجید
- مفردات الفاظ القرآن، علامہ راغب الاصفہانی، دار القلم، 2009ء
- النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، امام مجد الدین ابی السعادات المبارک ابن کثیر، المکتبۃ العلمیہ، 1389ھ
- حیات مفتی اعظم، مفتی محمد رفیع عثمانی، ادارہ المعارف کراچی 2005ء
- صراط الجنان، مفتی محمد قاسم عطاری، مکتبۃ المدینہ، (دعوت اسلامی)، 2019ء
- بہار شریعت، مفتی امجد علی اعظمی، المدینہ العلمیہ، 2008ء
- سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید قزوینی، دار احیاء التراث العربی، 2002ء

CC BY